تعریحات

مُدیر ترجمان کا نمائندۂ جنگ کو انٹرویو

مدیر ترجمان جناب علامہ احسان الٰہی ظہیر نے گذشتہ دنوں گھانا، سعودی عرب، مصر اور نائجیریا کا دورہ کیا۔ سفر سے واپسی کے بعد نمائندہ جنگ جناب محمود شنو دعلی خاں نے آپ سے ملاقات کی اور اس سفر سے متعلق آپ کے تاثرات کو قلمبند کر کے روزنامہ جنگ میں شائع کر دیا ہے جسے اہمیت و افادیت کے پیش نظر اب ترجمان الحدیث کے ادارتی صفحات میں شائع کیا جا رہا ہے ۔۔۔ (ادارہ)

جمعیت اہل حدیث کے راہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر نے گذشتہ دنوں گھانا میں مسلم تنظیموں کی طرف سے منعقدہ ایک تربیتی کیمپ اور سمپوزیم میں شرکت کی، وُہ سعودی عرب، مصر اور نائیجیریا بھی گئے، اس دورے سے واپسی پر ان سے جو گفتگو ہوئی وُہ قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

سوال: علامہ صاحب! آپ کہاں کہاں گئے، دورے کا مقصد کیا تھا اور کیا حاصل کیا، دورے کی کچھ تفصیلات بتا دیجیے؟

جواب: ویسے تو میں کئی ایک ممالک سے ہو کر آیا ہوں لیکن اصل دورہ گھانا، مصر اور سعودی عرب کا تھا، سب سے زیادہ قیام گھانا میں کیا کہ وہاں مسلم تنظیموں کی طرف سے ایک تربیتی کیمپ اور سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ اسلامی ثقافتی ہفتہ منانے کا پروگرام بھی تھا۔ اس تربیتی کیمپ، اسلامی کلچرل ویک اور سمپوزیم کے انعقاد میں امام محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض، ام القری یونیورسٹی مکہ اور رابطہ عالم اسلامی کی اعانت شامل تھی۔

چونکہ دُنیا کے مختلف مشنری اداروں اور تبلیغی مراکز نے افریقہ کو بالعموم اور مغربی افریقہ کو بالخصوص اپنی جولانگاہ بنا رکھا ہے، اس لیے اس کیمپ، سمپوزیم اور ثقافتی ہفتے کا بنیادی موضوع مخالفِ اسلام قوتوں کی مشنری سرگرمیوں پر غور و خوض اور ان کے تدارک کے ساتھ ساتھ اسلام کی منظم دعوتی اور تبلیغی رفتار کا جائزہ لینا اور اس میں مزید حرکت اور فعالیت پیدا کرنا تھا۔

مغربی افریقہ کے ممالک میں گھانا کو اس لحاظ سے خصوصی اہمیت حاصل ہے کہ وہاں ابھی تلک ان لوگوں کی تعداد خاصی ہے، جو ہنوز کسی باقاعدہ مذہب میں شامل نہیں ہوئے وُہ بت پرست اور ستارہ پرست ہیں۔ گھانا کو اس لحاظ سے بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے کہ وہاں اسلام اور عالم اسلام کے خلاف عالمی باغی تحریکوں نے اس ملک کو مدت سے اپنی

سرگرمیوں کی آماجگاہ بنا رکھا ہے۔ میری مراد قادیانی اور بہائی گروہ ہیں۔

افریقہ کے سادہ لوح اور مغربی افریقہ کے دُور دراز علاقوں کے بسنے والے عام لوگوں کو ان دونوں گروہوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے مکمل واقفیت نہیں اور نہ ہی وُہ ان کے عقائد سے پوری طرح باخبر ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی نے اس مقصد کی خاطر اور اس وقت اس موضوع پر یعنی قادیانیت اور بہائیت کے بارے میں، خدا کی توفیق سے میری کتابیں جو دنیا بھر میں مشہور ہیں اور کئی ایک بین الاقوامی زبانوں میں ان کے تراجم ہو چکے ہیں، نیز افریقی ممالک میں انہیں خاصی تعداد میں تقسیم کیا جا چکا ہے، مجھے دعوت دی کہ میں بھی اجتماع میں شریک ہوں۔ خاص طور پر سمپوزیم کی مختلف نشستوں میں اپنے خیالات کا اظہار کر دوں۔

دورے کے بارے میں گفتگو سے پہلے وہاں کی صورتِ حال واضح کر دوں کہ مجھے وہاں جا کر اس بات پر تعجب ہوا کہ قادیانیت نے افریقہ میں سامراجی اور استعماری قوتوں کی مدد سے اپنے آقا یعنی ولی نعمت انگریز کی تائید و حمایت کے بہت بڑے بڑے مرکز قائم کر رکھے ہیں اور افریقہ بھر کے لیے گھانا کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے۔ چنانچہ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ پاکستان و ہندوستان، جو ان کی اصل جنم بھومی اور قرار گاہ ہے، یہاں تو اُن کا نہ کوئی ہسپتال ہے، نہ کالج، نہ یونیورسٹیاں اور نہ ہی دُوسرے ادارے بلکہ انگریزی استعمار کے برصغیر سے رختِ سفر باندھنے کے بعد ان کی تبلیغی دعوتی سرگرمیاں بھی نہیں رہیں۔ یہاں لے دے کے اگر ان کے نامۂ اعمال میں کچھ ہے تو وُہ مسلمانوں کے خلاف کچھ سازشیں اور منصوبے ہیں کچھ ناتمام اور کچھ ناکام، لیکن گھانا جیسے دور دراز اور درماندہ ملک کے ہر شہر میں ان کے ہسپتال اور ڈسپنسریاں، ادارے، سکول، کالج اور عبادت گاہیں ہیں جنہیں ایک نظر دیکھ کر اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ کوئی معشوق پردۂ زنگاری کے پیچھے چھپ کر ان کے لیے اپنی آغوشِ شفقت و نعمت وا کیے ہوئے انہیں اپنی نصرت و تائید سے نواز رہا ہے اور یہ حقیقت اس وقت مزید منکشف ہوئی جب پتہ چلا کہ ۴۵ فیصد مسلم آبادی رکھنے والے اس ملک میں ۲۵، ۳۰ فیصد اقلیتی مسیحی یا عیسائی گروہ زمامِ اختیار و اقتدار پر قبضہ جمائے ہوئے مسلمانوں کی بے پناہ قوت و طاقت، جو افرادی بھی ہے اور ایمانی بھی، اس کے سیلابِ نور کے سامنے بند باندھنے سے عاجز ہے، انہیں اس کے لیے اس سے بہتر راستہ اور کوئی دکھائی نہیں دیا کہ وُہ کسی ایسی تنظیم کو اس سیلابِ نور کے آگے بند باندھنے کے لیے استعمال کریں جو لبادہ تو اسلام کا اوڑھے ہو لیکن درحقیقت رسولِ عربی کی دعوت اور آپ کی امت میں نقب لگانے اور دراڑیں پیدا کرنے کا

سبب بن سکے۔ یہی سبب ہے کہ اس وقت کی مفلس قلاش اور انتہائی نامعقول عیسائی حکومت نے مسلمانوں کی نمائندگی کے نام پر قادیانیوں کے دو وزیر وہاں حکومت میں شامل کر دیے ہیں اور اس طرح آبادی میں زیادہ سے زیادہ ایک ڈیڑھ فیصد حصہ رکھنے والا گروہ اسلام اور مسلمانوں کی خیانت کر کے مسلمانوں اور اسلام کے نام کی کمائی فوائد اور نتائج اور حکومت کی طرف سے سہولیات حاصل کر رہا ہے اور مسلمانوں کو عیسائیت کی غلامی میں دینے کے لیے مسلمان دشمن قوتوں سے سازش کر رہا ہے اور جو بھی مسلمان اس سلسلے میں آواز اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اسے یہ باہمی سازشوں اور ہتھکنڈوں سے خاموش کر دیتے ہیں۔

اسی طرح عیسائیوں نے اقرا میں حال میں ایک [illegible] قائم کیا ہے جس کی شاخیں ملک بھر میں قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں اور اس میں انہیں تمام اسلام دشمن قوتوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔

وہاں ہونے والے اجلاسوں میں ہم نے اس صورتِ حال سے نبٹنے کے لیے کچھ فیصلے کیے جن کے تحت رابطہ عالم اسلامی، اسلامی یونیورسٹی مدینہ اور اسلامی یونیورسٹی ریاض کی طرف سے وہاں مشنری وفود بھیجے گی اور ان یونیورسٹیوں کی طرف سے حال ہی میں بھیجے جانے والے مبلغین اور مشنریوں کو ایک منظم اور مربوط پروگرام دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں گھانا کے فرزندان کو ان یونیورسٹیوں میں زیادہ سے زیادہ داخلہ دینے اور اخلاقی و دینی تعلیمات سے آراستہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اس اجتماع میں مذاہب باطلہ کے مقابلے کے لیے ایک وسیع ترمحاذ قائم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے، اور ساتھ ہی ساتھ اس بات پر بھی اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ نئے لٹریچر کی تیاری اور مختلف علماء کی آمد نے ان گمراہ کن فرقوں کو بے نقاب کرنے میں اہلِ گھانا کی بے پناہ امداد و اعانت کی ہے۔ کچھ فیصلے ایسے بھی ہیں جن کا باقاعدہ اعلان نہیں کیا گیا۔

سوال: علامہ صاحب! آپ گھانا کی معاشی و معاشرتی صورتِ حال کے بارے میں کچھ بتانا پسند فرمائیں گے؟

جواب: میری رائے میں دُنیا کا شائد ہی کوئی ملک اس معاشی بدحالی کا شکار ہو جتنا اس وقت گھانا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ جب میں نائیجیریا کے دارالحکومت سے اقرا کے لیے ہوائی جہاز میں بیٹھا تو مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ تمام مسافروں نے بریف کیسوں کے بجائے اپنے ہاتھوں میں بڑی بڑی ٹوکریاں اٹھا رکھی تھیں اور ان میں سامانِ تعیش یا سامانِ آرائش کے بجائے ڈبل روٹی، چلغوزے اور چاول کے پیکٹ بھرے تھے اور اقرا ایئرپورٹ پر میری حیرت میں اس وقت مزید اضافہ

ہوا جب کسٹم ہاؤس میں لوگوں کے بیگ کھولے گئے تو ان میں سے بھی ڈبل روٹیاں، چاول اور چینی کے پیکٹ نکلے اور یہ حیرت تو اس وقت دُور ہوگئی جب گھانا کے سب سے بڑے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل (جہاں مندوبین کے ٹھہرنے کا انتظام تھا) میں جاکر یہ معلوم ہوا کہ گھانا کے لوگوں نے کئی ماہ سے روٹی کا چہرہ نہیں دیکھا اور نہ ہی چاول نام کی کوئی چیز تین ماہ سے دیکھنے میں آتی ہے۔

صبح نہا دھو کر اس خوبصورت ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں ناشتے کی میز پر پہنچا تو معلوم ہوا نہ ڈبل روٹی ہے نہ توس، نہ انڈے ہیں نہ چائے، بلکہ چائے کے لیے اس بڑے ہوٹل میں چینی موجود نہیں اور ڈبل روٹی صرف انہی لوگوں کو میسر آتی ہے جو گرد و پیش کے ممالک نائیجیریا، ٹوگو، ایوری کوسٹ یا دیگر ملحقہ ملکوں میں جاتے رہتے ہیں۔ میں بے انتہا پریشان ہوا کہ ناشتہ کس چیز سے کروں؟ پوچھا تو بتایا گیا انناس سے ناشتہ کیجیے جو یہاں کی پیداوار ہے اور پھر دس دن کے طویل عرصہ میں جو میرے لیے دس ماہ کے برابر تھا، صرف دو تین دفعہ روٹی اور چاول دیکھنے کو ملے جب سعودی سفیر نے ازراہِ شفقت اور پاکستانی سفیر نے ازراہِ مروت اپنے گھر کھانے پر بلایا۔ میں نے ان دنوں میں یہی اندازہ لگایا کہ لوگ دلیا قسم کی ایک چیز پر اکتفا کرتے ہیں یا پھر ایک بڑی دعوت میں انکشاف ہوا کہ شکر قندی سالن کے ساتھ بھگو کر کھاتے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ دُنیا بھر کی مشہور ڈش "فش اینڈ پوٹیٹو" تک بھی وہاں نہ مل سکی۔ فش تو موجود تھی مگر پوٹیٹو خریدنے کے لیے گھانا کے پاس فارن کرنسی موجود نہیں۔

یہاں یہ بتاتا چلوں کہ گھانا کے اس ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کا روزانہ کرایہ تقریباً سوا سو ڈالر لازمی فارن کرنسی میں تھا (کھانے کے بغیر) میں نے اپنی طرح وہاں کئی اور لوگوں کو بھی گم گشتۂ خیالِ طعام و قیام دیکھا۔

ایک دن مجھے بازار میں نکل جانے کا اتفاق ہوا، میں نے وہاں سر بفلک عمارتوں کو افسردہ اداس اور بڑے بڑے سٹوروں کو مکمل طور پر خالی دیکھا۔ حالانکہ گھانا کا شہر ہر لحاظ سے انتہائی خوبصورت ہے، ایک طرف سمندر ہے تو دُوسری طرف اونچے اونچے سبز پوش ٹیلے، درختوں کی فراوانی اور ہریالی کی کثرت ہے۔ خوبصورت پودوں کی بہتات ہے۔ کچھ پودے تو اتنے خوبصورت ہیں کہ اگر مور پر پھیلا کر کھڑا ہو جائے تو اتنا خوبصورت نہ لگے۔ وہاں اتنی ہریالی سبزہ اور رنگ ہیں اور حدِ نگاہ تک رنگوں کی ایک کہکشاں نظر آتی ہے لیکن زمین سے اٹھا کر پلروں پر بنی ہوئی دیدہ زیب عمارتیں کسی بیوہ کے دل کی طرح اداس نظر آتی ہیں۔ گھانا

ایک دور میں اپنی سونے کی کانوں اور جواہرات کی وجہ سے مشہور تھا۔

سوال، تو پھر اس ویرانی کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کا جواب معلوم کر کے میری حیرت تو بہت حد تک کم ہو گئی کہ آئے دن کے فوجی انقلابوں نے گھانا کی آبرو کو پامال کر دیا ہے۔

ترجمان کی ایجنسیاں

ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ، سیالکوٹ

محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، ریل بازار تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد

مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع اہل حدیث، صدر راولپنڈی

حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث شاہ فیصل شہید روڈ، لعل چند باغ میرپور خاص (سندھ)

شاہین بکسٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن، گوجرانوالہ ٹاؤن

خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان

کتب خانہ وہابیہ، ۴۲۴ بی، سٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹۔ سرگودھا

مولانا محمد اسماعیل صاحب، خادم مسجد امین پور بازار، فیصل آباد

مینجر پاک معاویہ اکیڈمی بک سیلرز ۱/۱۴۱، وحید آباد، کراچی نمبر ۱۸

عابد نثار صاحب مینجر محمدیہ کتب خانہ جامع اہلحدیث بہاولپور

عبدالواحد سلفی صاحب گورنمنٹ ٹریننگ کالج لالہ موسیٰ ضلع گجرات

حبیب الرحمٰن پٹیالہ کتاب گھر مظفر گڑھ آزاد کشمیر

رحمان نیوز ایجنسی افتخار شہید چوک بوریوالہ، ضلع وہاڑی

مکتبہ افکار اسلامی، کچہری بازار فیصل آباد

سلیم اینڈ کمپنی کریانہ مرچنٹ کریم بازار کہروڑ پکا، ملتان

مولانا صوفی احمد دین صاحب جامع مسجد اہلحدیث محلہ توحید گنج منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

ملک محمد سعد، ص۔ب ۷۴۰۸۔ دوحہ (قطر)